عید کی میٹھی خوشیاں

ہجری اور عیسوی سنہ کے مہینوں کی گنتی کا دسواں میل جول بھی دیکھ لیجئے۔ یہ دس کی گنتی کو پورا کر دیتا ہے۔ بنیادی یعنی اکائی کی گنتیاں تو دس ہی ہوتی ہیں۔ اس کے آگے تو انہی دس کے میل یا گانٹھ جوڑ کا کھیل ہوتا ہے جو اربوں کھربوں کی خبر لے لیتا ہے۔ دیکھا ان دس کے میل کا چمتکاری کمال دنیا نے ۱۲-۶-۳-۱۶-۸-۴-۲ رمیں بہت ماتھا پچی کر لینے کے بعد تھک ہار کر ناپ تول، اور سکوں میں 'دس' کا سکہ چلا دیا ہے۔ اپنی سمجھ سے بڑی سوچ بچار کر دس کے راج کو مانا ہے۔ ہاں ابھی وقت کے میدان میں اس دس کا جادو چلاتے نہیں بن پا رہا ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ دنیا سکنڈ منٹ پر کب دس کا رنگ چڑھاتی ہے۔ ہاں مسلمانوں پر دسویں چاند کا جادو سر چڑھ کے بولتا ہے۔ انہیں عید کا چاند مل جاتا ہے، تو پھولے نہیں سماتے۔ پورے ایک مہینہ ہمدردی جگانے کا پھل اتنا تو ملتا ہے کہ دنیا کو گلے لگا کر اپنی خوشیاں بھی بانٹ لیتے ہیں۔

وہ سچے روزہ دار ہوتے ہیں جو تقویٰ کی سالانہ مہماں نواز ٹریننگ کے خاتمہ پر رحمت و برکت کے بعد ممکنہ مغفرت کا سرٹیفکٹ پا جانے پر سند یافتہ 'مغفور' متقی ہو کر اندر اندر خوشی سے چور ہو جاتے ہیں اور اپنے کردار میں ایمان اور عمل صالح (تقویٰ) کے فکری و فعلی امتزاج کے احساس سے بارگاہ رحمت میں شکرانہ کا دوگانہ بجالاتے ہیں۔ اس شکرانہ میں اپنی اپنی بھول کر سارے سماج کو ایک جٹ کر لیتے ہیں اور روزہ سے پیدا ہوئی یا بڑھی اور مضبوط ہوئی ہمدردی سے پورے عالم انسانیت سے اپنا سگا ناطہ سنوار لیتے ہیں۔ تقویٰ کا یہی پیغام ہے۔ روحانی بلندیوں میں پالنے والے سے مل کر ہی اس کے پلنے والوں سے سچا سگا رشتہ سمجھ میں آتا ہے۔ یہیں روحانیت اور مادیت کا مقدس میل ہوتا ہے۔ یہی اسلام چاہتا ہے۔ نری مادیت یا نکھٹو روحانیت کی جگہ کہیں اور ہو تو ہو، کم سے کم اسلام میں نہیں۔ عید کی میٹھی خوشیاں بھی یہی کہتی ہیں کہ ''خدا'' کے راستے سماج کو سمجھیں اور سماج میں گھل مل کر خدا کو پہچانیں۔ خدا کے ہو جانے کا مطلب اپنے سماج سے کٹ جانے کا تو نہیں، سماج ہمارا کب ہے، وہ تو سارے کا سارا خدا کا ہی سماج ہے۔ خدا بھی تو اکیلے اپنے کا نہیں ہے، وہ تو سارے سنسار کا خدا ہے، ان سنساروں کا بھی جنہیں ہم اب تک جان بھی نہ سکے، اکیلے ایک کا خدا والا ہونا کیا ہے۔ بات تو جب ہے کہ جس خدا کے ہم بنے ہیں، دوسروں کو بھی اس کا بناتے جائیں۔ اسلامی فکر کی پختگی 'تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر' میں ہے۔ جو بات ہم سمجھ گئے، جس سچائی (حق) کو مان گئے ہیں اور جو راستہ (صبر) اپنا چکے ہیں، اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی قبر میں دفن نہ کر دیں بلکہ دنیا کو اس کی وصیت بھی کر جائیں۔ اپنی آخرت سنواری ہے، تو دنیا کی آخرت بنانے کا انتظام کرتے جائیں۔ اکیلے جنت میں جائیں گے، تو تنہائی ہی ہماری جان کھاتے کھاتے ہمیں ڈستے ڈستے جہنم بنا ڈالے گی۔ یہاں عید کی خوشیاں تبھی تو میٹھی ہوتی ہیں جب سوئیاں مل بانٹ کر کھائی جائیں۔ یہ سوئیاں ایک اور پیغام دیتی ہیں۔ دنیا بھر کی نعمتیں بھی خدا کے اپنے مومنوں کے لئے ہیں۔ بس عید مبارک! عید کی شیرینی بھری مسرتیں مبارک!! روزوں سے نکھرا متقی کردار مبارک۔

(م۔ر۔عابد)

(ماخوذ از ''القدس'' نئی دہلی)

عالمی یوم القدس

مسلمانوں کے قبلۂ اول مسجد الاقصیٰ کی نجات کیلئے امت اسلام سے

حضرت امام خمینیؒ کا خطاب

یوم قدس صرف یومِ فلسطین نہیں بلکہ یوم اسلام ہے، اسلام کی حاکمیت کا دن ہے، ہمیں اس دن تمام بڑی طاقتوں کو سمجھا دینا چاہئے کہ وہ اب اسلامی ممالک میں اپنی ریشہ دوانیاں نہیں کرسکتی ہیں۔ میں یوم قدس کو یوم اسلام اور یوم پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سمجھتا ہوں، اس دن ہمیں اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لانا چاہئے، مسلمانوں کو گوشہ نشینی سے نکل کر بھر پور قوتِ ارادی کے ساتھ غیروں کے مقابلے میں ڈٹ جانا چاہئے۔ ہم اپنی پوری قوت کے ساتھ دشمنوں کے مقابلے میں سینہ سپر ہیں اور کسی بھی حالت میں انہیں اپنے ملک میں مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے۔ دیگر مسلمانان عالم کو بھی چاہئے کہ اپنے ملکوں میں اغیار کو مداخلت کی اجازت نہ دیں۔

یوم قدس کے موقع پر عوام اپنی خائن حکومتوں کو متنبہ کریں، یوم قدس پر یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ کونسی حکومتیں اور کون لوگ اسلام مخالف اور بین الاقوامی سامراجی سازشوں کے حامی ہیں جو حکومتیں اور جو لوگ یوم قدس کے مراسم میں شریک نہیں وہ دشمنانِ اسلام اور اسرائیل کے حامی ہیں اور جو شریک ہوں وہ اسلام کے حامی اور امریکہ واسرائیل اور دیگر دشمنانِ اسلام کے مخالف ہوں گے۔ یوم قدس حق وباطل کے درمیان امتیاز کا دن ہے۔

اے مسلمانانِ عالم! اے مستضعفین گیتی! اٹھو! اور اپنی قسمت خود اپنے ہاتھ میں لو، تم کب تک یہ تماشا دیکھتے رہو گے کہ تمہاری قسمت کا فیصلہ واشنگٹن اور ماسکو کرے؟ کب تک تمہاری عظمت اور تمہارا اقدس امریکہ کے نمک خوار اسرائیل کے قدموں تلے روندا جاتا رہے گا؟ کب تک سرزمین قدس فلسطین، لبنان اور وہاں بسنے والے مظلوم مسلمان ان مجرموں کے خونی پنجوں میں جکڑے رہیں گے؟ اور تم خاموش تماشہ دیکھتے رہو گے؟ اور تمہارے خائن حکمراں ان سفاک ظالموں کی مدد کرتے رہیں گے؟ کب تک ایک ارب مسلمان اور دس کروڑ عرب (اس دور کے لحاظ سے) وسیع ممالک، بے پناہ، قدرتی ذخائر کے مالک ہوتے ہوئے مشرق ومغرب کی غارت گری، خونریزی اور ظلم وستم کا تماشہ دیکھتے رہیں گے؟ کب تک افغانی بھائیوں پر وحشیانہ مظالم کو دیکھتے اور سنتے رہیں گے اور ان کی مدد ونصرت کیلئے قدم نہیں اٹھائیں گے؟ کب تک دشمنان اسلام سے مقابلے اور قدس شریف کی نجات کیلئے آتشیں اسلحوں کے استعمال اور فوجی اور الٰہی طاقت کے استعمال سے غفلت برتتے رہیں گے؟

❁❁❁